

## 1511 - کچھ بیٹوں کو وراثت دینے کی وصیت کرنے کا حکم

### سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو وراثت دینے سے منع کر دے اس لیے کہ اس شخص اور اس کے داماد کے مابین کچھ مشکلات پیدا ہو چکی ہیں ، اور کیا یہ ممکن ہے کہ ان مشکلات کو سبب بناتے ہوئے وہ اپنی کسی بیٹی کو وراثت دینے سے منع کر دے؟ اور اگر کسی شخص کے دس بیٹے ہوں تو کیا وہ کسی ایک کو دوسروں سے زیادہ دے سکتا ہے ، حالانکہ وہ خود ابھی بقید حیاہ ہے مثلاً وہ کوئی مکان یا زمین بیٹے کے نام کروا دے اور یہ کہے کہ ایسا کرنا حرام نہیں اس لیے کہ یہ مال اس کا اپنا ہے اور اس میں کسی کو بھی دخل اندازی کا حق نہیں !

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

یہ وصیت ناجائز ہے کیونکہ یہ اقتضاء شرعی اور عدل کے خلاف ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور خاص کر اولاد کے مابین عدل کرنا ضروری ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

ماں باپ اور عزیز واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ ہے اور عورتوں کا بھی جو مال ماں باپ اور عزیز واقارب چھوڑ کر مرے خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ اس میں حصہ مقرر کیا ہوا ہے النساء ( 7 )

پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے :

اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا ، اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے ، اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے اس کے چھوڑے ہوئے میں سے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر اس میت کی اولاد ہو ، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث بنتے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے ، ہاں اگر میت کے کئی ایک بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے ، یہ حصے اس وصیت (کی تکمیل ) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا قرض کی ادائیگی کے بعد ، تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے ، یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ پورے علم والا اور کامل حکمتوں والا ہے النساء ( 11 )

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو وراثت کی تقسیم میں اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے حکم سے کھیلتے ہیں انہیں دھمکاتے ہوئے فرمایا:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور اس کی حدود سے تجاوز کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں پھینکے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت و رسوائی والا عذاب ہے النساء ( 14 )

لہذا جس نے بھی اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو وراثت سے روکا یا انہیں ان کے حق سے کم ادا کیا یا کسی کو ان کے شرعی حق سے زیادہ دیا یا کسی ایسے شخص کو وراثت میں شامل کیا جو وراثت میں وارث نہیں تھا تو وہ شخص گنہگار اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے .

اور اسی طرح کسی وارث کے لیے وصیت کرنا بھی جائز نہیں اس لیے کہ اس کا شرعی حق مقرر کیا جا چکا ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا کسی وارث کے لیے وصیت نہیں کی جاسکتی . اسے امام احمد ، ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے دیکھیں سنن ترمذی ( 2046 )

اور اگر شرعی طور پر ایسا ثبوت مل جائے جس کی بنا پر اولاد میں سے کوئی ایک کافر ہو مثلاً باپ کی وفات کے وقت وہ بے نماز تھا اور بالکل نماز ادا نہیں کرتا تھا تو پھر انہیں باپ کی وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا اگرچہ اس نے اس کی وصیت نہ بھی کی ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں . متفق علیہ .

اور رہا مسئلہ اولاد میں سے کسی ایک کو دوسروں کے علاوہ بغیر کسی شرعی سبب کے عطیہ اور ہدیہ دینا تو یہ بھی حرام اور ظلم ہے ، اور اس سے بھائیوں میں ایک دوسرے کے خلاف حسد اور بغض پیدا ہوگا ، اس کے حرام ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے جسے بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے :

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہنے لگے : میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا غلام بہہ کیا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو اس طرح دیا ہے ؟ تو انہوں نے جواب نفی میں دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اسے واپس لے لو .

اور مسلم کے الفاظ ہیں کہ : اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین عدل و انصاف سے کام لو ، تو میرے والد نے وہ

صدقہ واپس لے لیا .

اور ایک روایت میں نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: میرے والد مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئے اور انہیں کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال سے اتنا کچھ دیا ہے ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو نعمان جتنا مال دیا ہے ؟ تو انہوں نے کہا نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ، پھر فرمانے لگے: کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ سب تیرے ساتھ حسن سلوک کرنے میں برابر ہوں ؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو پھر اس طرح نہیں . صحیح مسلم ( 3159 )

لیکن اگر اولاد میں سے کسی ایک کو کسی شرعی سبب کی بنا پر عطیہ اور ہبہ کیا جائے مثلاً فقر یا اس پر قرض ہو یا بیماری سے علاج کا خرچہ وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے .

اللہ تعالیٰ کو ہبی زیادہ علم ہے ، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے .

واللہ اعلم .